کی وجہ سے تعویق میں پڑ گیا- لیکن محمد اللہ کہ خواجہؒ مرحوم کی کتاب کی طباعت مسٹر ایجان صاحب کی سعیِ مشکور سے شروع سنہ ۱۲۰۶ھ مطابق سنہ ۱۷۹۱ عیسوی بہ تفصیل ذیل اِتمام کو پہنچ گئی - مطالعہ کرنے والوں کے کرم سے امید ہے کہ اگر کوئی سہو نظر میں آئے تو ان عذرات پر جو اوپر لکھے جا چکے ہیں اور ابتدائے کار پر نظر کرکے معاف فرمائیں گے-

اور کارکنان چھاپہ خانہ کو ، جن کے نام نیچے درج ہیں دعائے خیر سے یاد کریں گے:-

○ جان چیمبرس ○ عظیم الدین ○ ہرنام سنگھ ○ تیتو رام

تفصیل :-

ورق ۱۶۲ ، شعر مجموع ۵۵۷۵ ، قصیدہ ۷ ، غزل ۵۵۷ ، قطعہ ۵۲ ، ترجیع الغزل ایک ، ترکیب بند ایک ، مخمس ایک ، مثنوی مع ساقی نامہ ۳ ، رباعی ۱۰۳-

غلام محمد لاکھو :

جام شورو کے ایک مخطوطے سے متعلق اضافی معلومات

ایک ماہ پہلے مجھے سندھی ادبی بورڈ میں " فضائل آیۃ الکرسی " کا مخطوطہ دیکھنے کا موقع ملا ، جس کا ذکر آپ نے تحقیق (شمارہ ششم ، ۱۹۹۰ء ، ص ۳۸۳) میں کیا ہے میں نے سردست اس کی فوٹو کاپی لے لی ہے - سال ۱۹۹۰ء میں میری طرف سے "تفسیر آیۃ الکرسی " شایع ہوئی تھی ، جس کی بنیاد برٹش میوزیم کا قلمی نسخہ ہے ناکافی معلومات کی بنا پر اس وقت اندازہ تھا کہ یہ چھوٹی سی تفسیر مخدوم عبداللہ نے لکھی تھی جو کہ مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی کے شاگرد تھے - ان کا مزار کچھ دیس میں ہے-

سندھی ادبی بورڈ سے حاصل کردہ مخطوطے کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اصل میں اوپر ذکر کردہ تفسیر کی دوسری نقل تھی- اب معلوم ہوا ہے کہ یہ تفسیر خلیفہ میاں محمد نے اواخر عہد کلہوڑا میں لکھی تھی- محمد میاں ، خلیفہ عبدالخالق کے بیٹے تھے- عبدالخالق بھی مخدوم محمد ہاشم کے شاگرد رشید تھے اور ایک سندھی کتاب مطلوب المومنین کے مصنف تھے-

خلیفہ میاں محمد نے چار اور کتب بھی تیار کیں ، جن کے نام یہ ہیں : تفسیر عبداللہ ، تفسیرِ سورۃ الملک ، افادۃ العینین اور مناقبِ حضرتِ علی - یہ سب کی سب انڈیا آفس کے کتب خانے میں مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں - عجیب اتفاق ہے کہ تفسیر آیۃ الکرسی کا نسخہ برٹش میوزیم میں جا پہنچا-